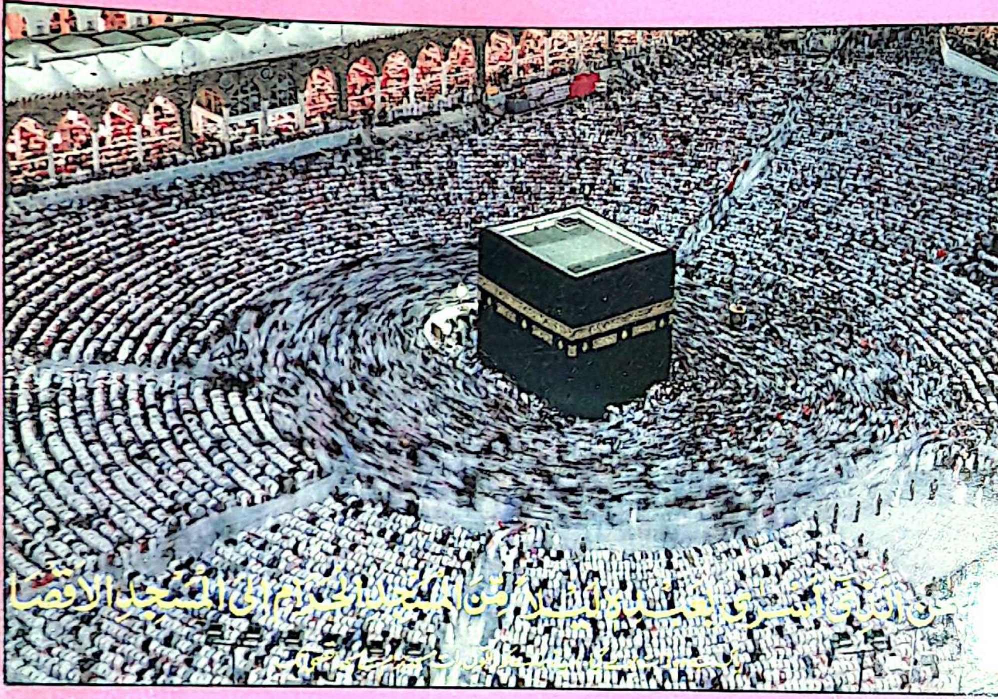
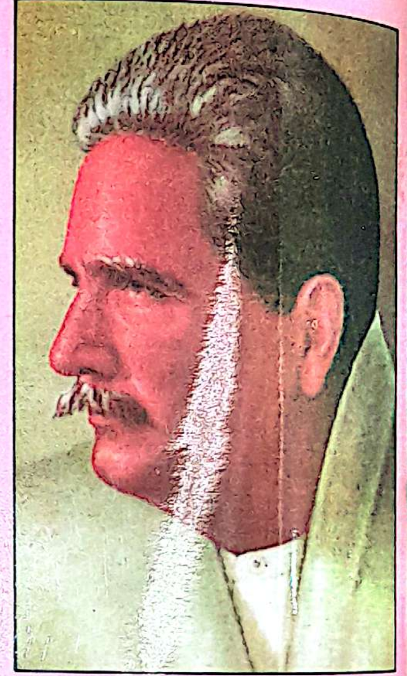
ماہنامہ
طلوعِ مہر
اسلام آباد
پاکستان

زیرِ سرپرستی:- پیر نصیر الدین نصیر (گولڑہ شریف)

اشاعتِ خصوصی
شبِ معراج





ین سائنس اور قرآن تحقیقی مطالعہ

امہ اقبال اور ان کا فلسفہ تصوف

عالم اسلام کا سیاسی منظر نامہ

NPT اور CTBT کیا اور کیسے



پیر نصیر الدین نصیر کا دورہ امریکہ و یورپ





رجب المرجب، شعبان المعظم 1419ھ

نومبر 1998ء

جلد 1 : شمارہ : 5

اِس شمارے میں

اِس کے علاوہ

شرح خریداری

فی شمارہ : 25 روپے

سالانہ : 300 روپے

امریکہ : 2 ڈالر

برطانیہ : 1 پونڈ

بیرون ملک دفاتر

Qari Fazal Rasool

Ocean Pharmacy Services, Inc.

D/B/A Community Chemists, 418 Avenue P.

Brooklyn, N.Y. 11223, USA

Phone : 718-339-8118 Fax : 718-339-6385

Doctor Syed Imtiaz Hussain Shah

13, Victoria Avenue

Small Heath, Burmingham B 10 OJZ (UK)

Phone : 0121-6886376 Mobile : 07971382497

رابطہ آفس

19 سلیم پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد

پوسٹ بکس 3046

فون 827798-827795

ٹیلکس 274925

فون گولڑہ شریف 0351-7571000

فیکس 051-292811

طلوعِ مہر میں شائع ہونیوالی تحریروں میں مصنفین اپنے نقطۂ نظر کا اظہار کرتے ہیں ادارے کا ان سے متفق ہونا ضروری نہیں

مہتمم ایڈیٹر پبلشر پیر سید نصیر الدین نصیر نے پرنٹ سٹائل بلیو ایریا اسلام آباد سے طبع کروا کر ۱۹ سلیم پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد سے شائع کیا۔ (اہتمام طباعت و اشاعت : BRAINTECH MEDIA SERVICES ISLAMABAD

معجزۃ الاسراء والمعراج

واقعہ معراج اور فلسفہ معراج کے تاریخی و واقعاتی پس منظر پر ایک تحقیقی مطالعہ

اس کائنات میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر چیز ایک قاعدے قانون کے تحت تخلیق کی اور وہ اس قانون کے تحت چل رہی ہیں اور صرف اسی کی ذات قادر مطلق ہے کہ وہ ان قوانین کو جس وقت چاہے اپنے کسی بندے کے لئے توڑ سکتی ہے یا روک سکتی ہے۔ اسی کو معجزہ کہتے ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم کیلئے سمندر کا شق ہو جانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوڑھ اور برص کے مریضوں کا صرف چھونے سے شفایاب ہونا اور پھر اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا۔ یہ سارے معجزات ہیں۔

ان مذکورہ بالا معجزات اور معجزہ اسراء و معراج میں بہت فرق ہے کیونکہ وہ کائناتی معجزے تھے یعنی جس میں زمینی قوانین کو توڑا یا روکا گیا۔ لیکن معجزہ معراج صرف نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پیش آیا اور اس معجزے میں آسمانی قوانین کو توڑا گیا اور نبی اکرم ﷺ وہ منفرد شخصیت ہیں جنکو اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات بابرکات نے باجسم اطہر زمینی اور آسمانی سیر کروائی اور یہ ہی صرف وہ شخصیت ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور حتی کہ آپ ﷺ بمع جسم و روح سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔

زمینی سفر مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک طے ہوا۔ اور یہ اس زمانے میں کوئی معمولی سفر نہیں تھا کیونکہ قافلے یہ سفر ہفتوں میں طے کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد پھر آسمانی سفر اور اسی رات میں آنحضرت ﷺ کی واپسی اور پھر رسول اللہ ﷺ نے مکہ واپس آنے والے قافلوں کی خبر دی۔ اور مکہ سے بیت المقدس تک راستے کے حالات و واقعات سے آگاہ کیا اور پھر جسکی تصدیق بعد میں پہنچنے والے قافلوں نے بھی کر دی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے معجزہ کے لئے زمینی قوانین کو توڑا اور اسی طرح آسمانی سفر کے لئے آسمانی قوانین بھی توڑ دیئے۔ حتی کہ ایک مخصوص مقام پر پہنچنے کے بعد جب نبی اکرم

ترجمہ و تلخیص=افتخار احمد حافظ

ﷺ نے حضرت جبرئیل آمین سے آگے بڑھنے کو کہا تو جبرئیل علیہ السلام نے اپنی معذوری کا اظہار کر دیا۔ اور یوں فرمایا اذا تقدمت اخزقت کہ میں ذرا بھی آگے بڑھا تو جل جاؤں گا یعنی اس مقام پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی نورانی تجلیات کو ایک عظیم فرشتہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ مقام عظیم و جلیل ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہوئے تو وہ زمین پر تھے۔

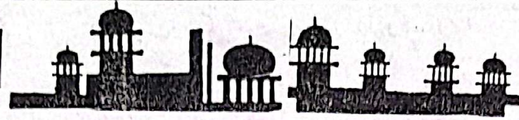
لقد کلم اللہ موسی علیہ السلام وھو علی الارض

لیکن جب محمد ﷺ سے ہمکلام ہونا مقصود ہوا تو آپ ﷺ کو آسمانوں پر بلایا گیا۔ وہ اس لئے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم نشانیاں زمین پر ہی دکھلائیں اس لئے وہیں موسیٰ سے ہمکلام ہوئے۔ لیکن صرف نبی اکرم ﷺ کو ہی یہ اعزاز حاصل ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی عظیم نشانیوں اور قدرتوں کا مشاہدہ ملکوت اعلیٰ میں کروایا اس لئے وہیں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے ہمکلام ہوئے وگرنہ اللہ تعالیٰ کی ذات جس سے جگہ چاہے ہمکلام ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے زمان و مکان کی کوئی حد یا قید نہیں۔

پس نبی اکرم ﷺ کو معراج کا شرف بمع روح و جسم حاصل ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو معجزات سے نوازا اور یہ معجزات ان زمینی قوانین کو توڑ دیتے ہیں۔ معجزہ حضرت ابراہیم علیہ السلام میں نہ تو بارش ہوئی کہ آگ بجھ جاتی اور نہ ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں چھپے بلکہ آگ تیزی سے جلتی رہی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں بھی ڈالا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات نے آگ سے اس سے جلانے کی خاصیت کو سلب کر لیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے نے اپنے نبی ﷺ کے لئے زمینی اور آسمانی قوانین کو روک دیا۔ اور آپ ﷺ کو آسمانوں کے اسرار اور عظیم نشانیوں کا مشاہدہ کروایا۔ اور پھر معراج سے واپسی پر لوگوں کو ساری تفصیل سے آگاہ کیا۔ ان میں سے کچھ نے تصدیق کی اور کچھ نے انکار کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب اس بات کی خبر دی کہ آپ ﷺ یہ فرما رہے ہیں تو حضرت صدیق اکبر نے صرف ایک ہی سوال کیا کہ کیا یہ بات جو تم مجھے بتا رہے ہو وہ واقعی آنحضرت ﷺ نے کہی ہے؟ تو میں اسکی تصدیق کرتا ہوں۔ کیونکہ آپ ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور اپنی مرضی سے کچھ نہیں کہتے وما ینطق عن الھوی

حضرت ابوبکرؓ کی اس تصدیق کا نبی اکرم ﷺ کو علم ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ "صدیق" کے مبارک لقب سے نوازا اور پھر اس کے بعد آپ ابوبکر کو صدیقؓ کے نام سے مشہور ہوئے۔

تحریر و تحقیق = افتخار احمد حافظ



تذکرہ بزرگان دین

ہماری زندگیوں میں تبدیلی ضرور آئے گی

امام جعفر صادقؒ، شاہ رکن عالم، جنید بغدادی، امام یوسف اور امام شافعی کی حیات و افکار



حضرت مولانا رومؒ ایک مقام پر اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں اس وقت تک مولائے رومؒ نہ بنا جب تک میں نے حضرت شمس تبریزیؒ کی غلامی نہ کی۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ خود فقیروں کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپؒ کئی بار حضرت بریلوی مجددی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت امام شافعیؒ جب بیمار ہوتے تو حضرت سیدة نفیسہؒ کی خدمت میں حاضری دیتے۔ حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ تذکرۃ الاولیاء میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام یوسف ہمدانی سے پوچھا گیا کہ حضرت جب یہ زمانہ گزر جائے اور یہ بزرگ حضرات بھی وفات پا جائیں تو ایسا عمل بتائیں کہ سلامت رہیں تو اس پر حضرت امام صاحب نے فرمایا کہ ہر روز آٹھ اوراق ان بزرگ لوگوں کے کلام کے پڑھ لئے جائیں تو یہ بہتری کا موجب ہو گا۔

اس افراتفری اور بے سکونی کے پرفتن دور میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اپنے اسلاف اور بزرگان دین کی زندگیوں، ان کے عملی کارناموں اور روحانی تصرفات کا مطالعہ کریں اور پھر ان کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے کی بھی اگر صدق دل سے کوشش کریں تو امید ہے کہ انشاء اللہ ہماری زندگی میں ضرور تبدیلی آئے گی اور سکون کی دولت بھی نصیب ہو گی۔

رجب المرجب کے مبارک مہینے کے بے شمار فضائل اور واقعات ہیں اس ماہ مبارک میں بے شمار بزرگان دین کے ایام وصال بھی ہیں جن میں سے چند چیدہ چیدہ بزرگان دین کا مختصراً تذکرہ کیا جائے گا تاکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی اس نازل کردہ رحمت میں شامل ہو جائیں جو ان بزرگان دین کا ذکر کرنے ... نازل ہوتی ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کا ع...

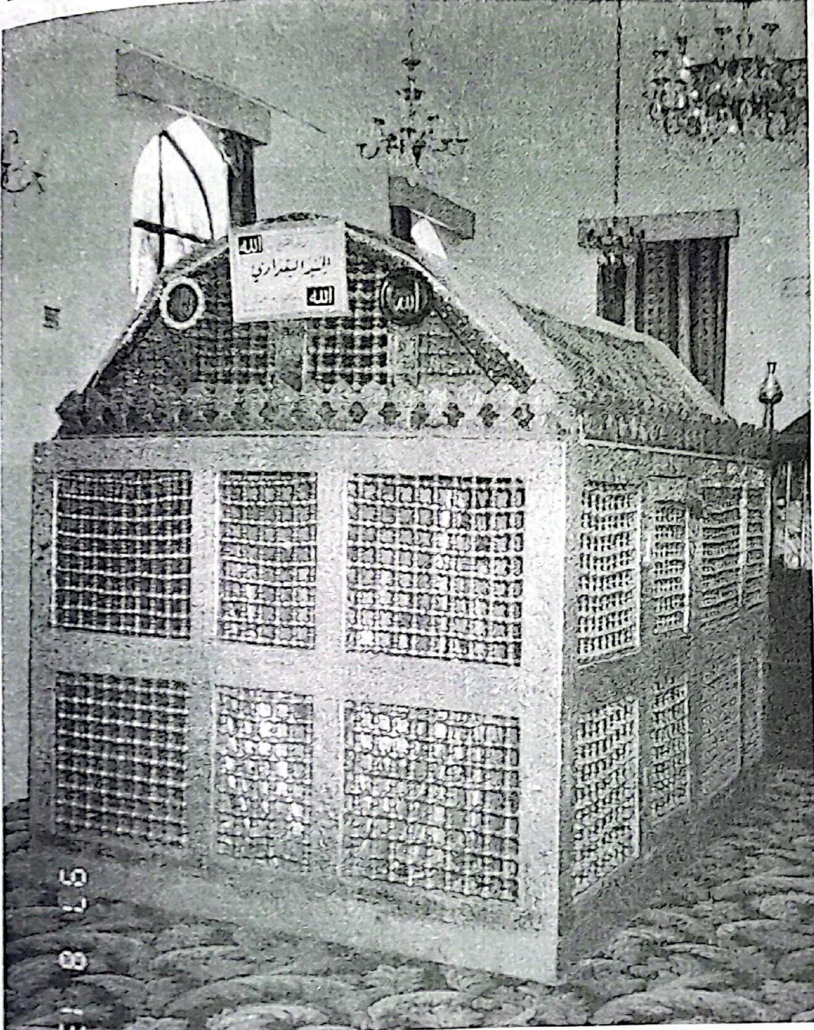
مبارک اجمیر شریف میں ہر سال 6 رجب کو منعقد ہوتا ہے آپؒ کے بارے میں ایک تفصیلی مضمون اکتوبر 98 کے شمارے میں شائع ہو چکا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؓ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور ابو اسماعیل ہے۔ لقب صادق اور اسم گرامی جعفرؓ بن محمد بن حسین بن علی المرتضیٰ ہے۔ آپؒ تمام علوم و فنون کے عالم اور مشائخین کے سردار ہیں۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار تذکرۃ الاولیاء میں فرماتے ہیں کہ خلیفہ منصور نے ایک رات اپنے وزیر سے کہا کہ جاؤ اور حضرت امام جعفر صادقؓ کو پکڑ کر لاؤ تاکہ انکو قتل کر دیں۔ وزیر نے کہا وہ صادقؓ جو عبادت الٰہی میں مصروف رہتا ہے اور بادشاہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتا لیکن وہ بادشاہ کے مجبور کرنے پر امامؒ صاحب کو بلانے کے لئے چلا گیا بادشاہ نے اپنے غلاموں سے کہا کہ جب حضرت امام جعفر صادقؓ تشریف لائیں اور میں اپنے سر سے ٹوپی اتاروں تو تم اس وقت انکو قتل کر دینا۔ لیکن جب آپؒ تشریف لائے تو خلیفہ تعظیم کے لئے اٹھا اور آپکے استقبال کے لئے آگے دوڑا غلاموں کو بڑا تعجب ہوا خلیفہ نے امام صاحبؒ سے خدمت دریافت کی آپؒ نے فرمایا کہ دوبارہ مجھے مت بلاؤ تاکہ میں عبادت الٰہی میں مصروف رہوں کچھ دیر بعد خلیفہ نے آپکو بصد عزت و احترام رخصت کیا۔ اور اس وقت بادشاہ پر لرزہ طاری ہو گیا اور تین دن تک بدستور بے ہوش پڑا رہا۔ اور جب ہوش میں آیا تو وزیر نے ماجرا دریافت کیا بادشاہ نے کہا کہ جب آپؒ اندر تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ ایک اژدھائے عظیم آپؒ کے ساتھ ہے اور اس کا ایک لب محل کے اوپر کے کنگرے پر اور دوسرا سطح زمین پر تھا۔ اور مجھ کو زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ اگر تو نے انکو ذرہ بھر بھی تکلیف دی تو تجھ کو نگل جاؤں گا۔ اور اس خوف سے میں بے ہوش ہو گیا۔

حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں کہ پانچ آدمیوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے پہلا جھوٹا شخص کیونکہ اس کی صحبت سے غرور پیدا ہو گا۔ دوسرا احمق آدمی کیونکہ جس قدر وہ بھلا کرے گا اسی قدر نقصان پہنچے گا۔ تیسرا بخیل آدمی کیونکہ اسکی صحبت میں اچھا وقت ضائع ہو گا۔ چوتھا بزدل آدمی جو ضرورت کے وقت پیٹھ دکھا دیتا ہے۔ اور پانچواں فاسق آدمی کیونکہ وہ ایک لقمہ کے عوض تجھ کو بیچ دے گا۔

حضرت امام جعفر صادقؓ کا وصال 15 رجب 148 ھجری کو مدینہ منورہ میں ہوا آپکی قبر مبارک جنت البقیع میں ہے۔



حضرت شاہ رکن عالمؒ

حضرت شاہ رکن عالم حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کے پوتے اور حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے پیر و مرشد ہیں۔ آپؒ 9 رمضان المبارک 649 ھجری میں بروز جمعۃ المبارک اس عالم میں تشریف لائے۔ آپؒ نے اپنی ظاہری تعلیم اپنے والد محترم حضرت شیخ صدر الدین عارفؒ اور باطنی تعلیم اپنے جد امجد حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ سے حاصل کی۔ 36 سال کی عمر میں اپنے والد بزرگوار کی مسند پر بیٹھے تو ہر گوشہ سے لوگ خدمت میں حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ سے آپؒ کو حد درجہ محبت تھی اور آپ ملتان سے دہلی تک صرف خواجہ نظام الدین اولیاء کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے۔ اور حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی نماز جنازہ بھی حضرت شیخ رکن الدینؒ نے پڑھائی اور اس سعادت پر آپؒ ہمیشہ فخر کیا کرتے تھے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی وفات کے دس سال بعد 16 رجب 735 ہجری کو آپؒ کا

وصال ہوا۔

تذکرۃ اولیائے پاکستان کے مطابق آپؒ کا مقبرہ تاریخی اور تعمیری خصوصیات کے باعث بجا طور پر ملتان کی قدیم عظمت کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ یہ گنبد کے اعتبار سے ایشیاء کا دوسرا سب سے بڑا گنبد ہے۔ یہ عظیم الشان عمارت اسلامی فن تعمیر کا ایک حسین نمونہ ہے اور اپنی خوبصورتی کے باعث زائرین کی نگاہیں خیرہ کر دیتی ہے۔

حضرت امام ابو یوسفؒ

حضرت امام ابو یوسفؒ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگرد عظیم ہیں آپؒ 113 ھجری میں پیدا ہوئے اور 27 رجب 182 ھجری میں وفات پائی۔ حضرت امام اعظمؒ نے آپکی بہت تعریف کی ہے اور آپؒ حضرت امام ابو یوسفؒ کو قاضی القضاۃ کہتے تھے۔ یہ ہی وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جنہوں نے امام ابو حنیفہؒ کے مسلک کو پھیلایا آپؒ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے والوں میں حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ بھی شامل ہیں۔ آپؒ کا مزار مبارک کاظمین بغداد شریف میں واقع ہیں۔ اس گنہگار کو بھی یہ توفیق حاصل ہوئی کہ وہ حضرت امام ابو یوسفؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر ہدیہ سلام پیش کرے۔ مسجد امام ابو یوسف میں داخل ہوں تو ساتھ ہی بائیں طرف ایک کمرے میں آپؒ کا مزار پر انوار ہے۔ امام ابو یوسف کے موجودہ متولی جناب السید صباح بن السید احمد سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے امام ابو یوسفؒ کی حیات مبارکہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ امام ابو یوسف کے جد امجد حضرت سعدؓ بن جابر بن عبداللہؓ الانصاریؓ غزوہ خندق میں شریک ہوئے اور ایسی شجاعت اور بہادری سے لڑے کہ جس وقت لڑائی کا اختتام ہوا تو رسول ﷺ نے آپؓ کو مبارک باد دی اور آپؓ کے سر مبارک پر ہاتھ پھیرا اور آپؓ کے پوتے حضرت امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے اس مسح مبارک کی



خوشبو ہماری ساری اولاد میں منتقل ہوتی رہی۔ متولی صاحب ہمیں ساتھ لے کر حضرت امام ابو یوسفؒ کے مزار پر تشریف لائے اور جالی مبارک کا دروازہ کھول کر ہمیں اندر جانے کی اجازت دی اور آپؒ کے مزار مبارک سے ایک چادر بھی ہمیں تحفہ میں دی۔

سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ

حضرت شیخ جنید بغدادی قطب وقت، منبع اسرار، سلطان طریقت طاؤس علماء اور بادشاہ حقیقت تھے۔ سید الطائفہ آپ کا لقب، کنیت ابو القاسم اور مقتدائے اہل تصوف تھے۔ اپنے وقت کے تمام مشائخ کے مرجع تھے۔ آپؒ کا قول مبارک طریقت میں حجت و دلیل سمجھا جاتا تھا۔

حضرت جنید بغدادیؒ حضرت سری سقطیؒ کے بھانجے بھی تھے اور ان ہی سے بیعت بھی تھی۔ لیکن آپؒ کا درجہ اپنے مرشد سے بھی بڑھ کر تھا جسکا اعتراف خود حضرت سری سقطیؒ نے بارہا فرمایا۔ حضرت سری سقطیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگرچہ (ظاہر میں) جنیدؒ میرے خلیفہ ہیں مگر حقیقت میں انکی پرواز مجھ سے بلند ہے۔

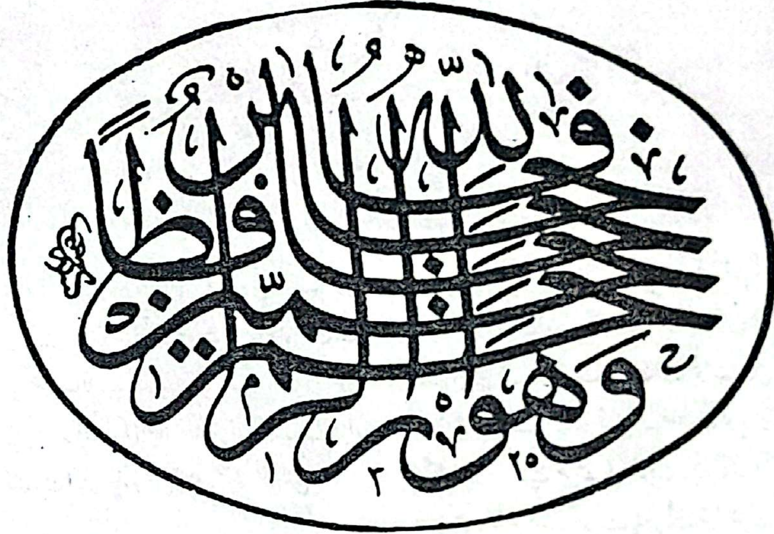
حضرت جنید بغدادیؒ جب ایک مخصوص مقام پر پہنچ گئے تو آپؒ کے مرشد نے آپؒ سے فرمایا کہ جنید اب تم کو وعظ بیان کرنا چاہئے مگر آپؒ نہ مانے اور اسکو خلاف ادب سمجھا۔ آخر ایک دن جمال نبوی ﷺ سے مشرف ہوئے اور خواب میں آپکو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خلقت کو ہدایت کرو۔ صبح اٹھ کر اپنے مرشد کی طرف چلے تاکہ انکو خواب سنائیں لیکن جب گھر سے باہر نکلے تو حضرت شیخ سری سقطی کو دروازے پر کھڑا پایا۔ مرشد نے فرمایا کہ جنیدؒ اب تم کو خلقت کی نجات کا موجب بنایا گیا ہے تم کو ضرور ہدایت کرنی چاہئے اور اگر تم مشائخ بغداد اور میری سفارش کو نہیں مانتے تو رسول ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں یہ کام شروع کرو۔ آپؒ نے شیخ سے پوچھا کہ حضرت آپکو کیسے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا ﷺ نے مجھے اس کام کا حکم دیا ہے فرمایا کہ میں نے خداوند تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنے رسول ﷺ کو جنید کے پاس بھیجا ہے اس بات کو سننے کے بعد آپؒ نے وعظ شروع کر دیا۔ اور آپ کے وعظ کے اثر سے کئی ہزار آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔

ایک بزرگ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور حضرت جنید بھی ساتھ موجود تھے۔ اتنے میں کوئی شخص ایک فتویٰ لایا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنیدؒ کو دکھاؤ لیکن حضرت جنیدؒ نے کہا کہ یا رسول اللہ جب آپؐ

موجود ہوں تو میری کیا مجال، جس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس قدر انبیاء کو فخر تمام امت پر ہو گا مجھ کو جنیدؒ پر ہے۔

ایک دفعہ ایک بوڑھی عورت نے آپؒ سے کہا کہ میرا لڑکا غائب ہو گیا ہے دعا کریں کہ وہ لوٹ آئے۔ آپؒ نے فرمایا کہ صبر کر تھوڑی دیر کے بعد وہ

نہ ہوتے تو آج ان کا جسم سفید باز کی طرح ہوا میں اڑ گیا ہوتا ایک شخص نے حضرت جنید بغدادیؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ نکیرین کے سوال کا جواب آپؒ نے کس طرح دیا تو آپؒ نے فرمایا کہ جب انہوں نے پہلا سوال من ربک کیا تو میں ہنسا اور کہا کہ جس نے بادشاہ کو اکست بربکم کے جواب



پھر آئی لیکن آپؒ نے پھر یہی جواب دیا کہ صبر کرو عورت نے جواب دیا کہ میں صبر کی طاقت نہیں رکھتی خدا کے لئے کچھ تدبیر کریں فرمایا کہ اگر تو سچ کہتی ہے تو تیرا لڑکا آجائے گا۔ اور دعا کی جب وہ عورت گھر پہنچی تو لڑکا گھر پر موجود تھا۔

تذکرۃ الاولیاء میں حضرت فرید الدین عطار فرماتے ہیں کہ آپؒ کے وصال کے بعد غسال نے جب غسل کے وقت آپکی آنکھوں میں پانی پہنچانا چاہا تو ایک غیبی آواز آئی کہ ہمارے دوست کی آنکھ سے ہاتھ اٹھا لے کیونکہ جو آنکھ ہمارے ذکر میں بند ہوتی ہے وہ ہمارے دیدار کے لئے کھلی رہے گی۔ جب آپؒ کا جنازہ اٹھایا گیا تو ایک سفید کبوتر کو دیکھا جو آپؒ کے جنازے کے ایک گوشہ پر بیٹھ گیا۔ لوگوں نے کبوتر کو اڑانے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہ اڑا۔ اور اس کبوتر نے آواز دی کہ تم لوگ شور نہ کرو آج جنیدؒ کا جسم فرشتوں کے نصیب میں ہے۔ اگر تم لوگ

میں بلٹی کہا ہو وہ تمہاری ہیبت سے نہیں ڈر تا تم اب پوچھنے آئے ہو کہ تیرا خدا کون ہے۔

حضرت ابوبکر شبلیؒ سے ایک دفعہ کسی نے اس وقت کوئی مسئلہ پوچھا جب حضرت شبلیؒ آپؒ کی قبر مبارک کے پاس کھڑے تھے۔ حضرت شبلیؒ نے فرمایا کہ بزرگوں کی حالت حیات و وفات میں یکساں ہوتی ہے مجھے انکی قبر کے سامنے جواب دیتے ہوئے شرم آتی ہے۔ کیونکہ انکی حالت حیات میں ان سے شرم کرتا تھا۔ آپؒ کا مزار مبارک بغداد شریف کے ایک سرے پر ریلوے لائن کے قریب "قبرستان شیخ جنیدؒ" میں واقع ہے۔ اس گنہگار کو بھی وہاں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ دوپہر کے وقت وہاں پہنچے باہر شدید گرمی تھی جیسے ہی آپؒ کے مزار مبارک کے اندر حاضر ہوئے تو ایک عجیب و غریب کیفیت اور اطمینان حاصل ہوا ایک ہی وسیع کمرہ میں مرید اور مرشد کے مزارات مقدسہ ہیں۔ کمرے کے ایک

سرے پر حضرت شیخ سری سقطیؒ (آپؒ کے ماموں اور مرشد) کا مزار مبارک ہے اور آپؒ کے قدموں کی طرف آپؒ کے مرید و خلیفہ اور بھانجے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ ایک عجب شان سے آرام فرما ہیں مزار مبارک چاندی کے ایک کٹہرے میں ہے اور ایک عجیب خوبصورت اور دلکش منظر پیش کرتا ہے۔ ہم بھی کچھ دیر ان دونوں عظیم ہستیوں کی بارگاہ میں حاضری دینے کے بعد اگلی منزل روانہ ہوئے۔

حضرت امام شافعیؒ

کنیت ابو عبد اللہ لقب شافعی اور اسم گرامی محمد بن ادریس ہے۔ آپؒ قریش ہیں اور آپؒ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں والد کی طرف سے آنحضرت ﷺ کے جد امجد حضرت عبدالمطلب سے جا ملتا ہے۔ آپؒ حضرت امام مالک کے شاگرد رشید ہیں۔ عراق تشریف لانے سے قبل کسب علوم امام مالکؒ سے فرماتے رہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت امام شافعیؒ کی عقل و فراست کو نصف مخلوق کی عقول کے ساتھ وزن کیا جائے تو امام شافعیؒ کی عقل زائد ہوگی۔ آپؒ کی وفات جمعہ کے دن آخر ماہ رجب میں ہوئی۔ آپؒ کا مزار مبارک قاہرہ (مصر) میں واقع ہے۔ اور ہر وقت خلق خدا آپؒ کے مزار مبارک پر حاضری دے کر سکون قلب حاصل کرتی رہتی ہے۔

ان عظیم ہستیوں کے حضور یہ مختصر تذکرۂ نذرانہ عقیدت کچھ بھی نہیں۔ یہ چند کلمات تو صرف ان ہستیوں کے حضور حاضری اور برکت کی خاطر تحریر کئے ہیں۔

آخر میں رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان بزرگان دین جن کا ہم نے ذکر کیا اور جنکی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا ان کے وسیلہ جلیلہ سے ہم پر بھی رحم فرما اور اس نظر خاص سے بھی محروم نہ رکھ جو ان بزرگان پر رہتی ہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ